

سیاسی نعرے کے سوا کچھ نہیں

ایکشن اگلے برس کے آغاز میں ہو بھی جائیں تو ان کی منصافانہ حیثیت کیا ہوگی؟ اگر ووٹنگ مخفی مکمل نظام ہے جسے ایک کمزور ایکشن کمیشن کے سپرد کر دیا گیا ہو تو ڈالنے کی زیرگرانی ایک عامیانہ سی مشق ہو تو کیاواقعی اسے غیر جانبدار نہ، منصافانہ اور شفاف ایکشن کہا جا سکتا ہے؟ ہمارے نظام میں ایک مخصوص دن پر پرچی ڈالنے کے روایتی عمل کو جزل ایکشن کا نام دیا جاتا ہے۔ چھوٹے سے کاغذ کی پرچی ڈبے میں ڈالنے کے بعد وٹر چبی بن جاتا ہے، جیتنا کس نے ہے، اس کا پہلے سے طے ہے، بس جیت کا رسمی اعلان کر دیا جاتا ہے۔ بین الاقوامی مبصرین سے شفافیت کا ٹھپہ لگوانے کی کوشش بھی کی جاتی ہے۔ اس کے بعد ایک چابی والے کھلونے کو مند شاہی پر بٹھا دیا جاتا ہے اور اس کی شان میں قصیدے بھی پڑھیں۔ نمبر ٹالگنا اور مداح سراہی میں حد سے گزر جانا کسے کہتے ہیں، اس کا ایک نمونہ وسطیٰ پنجاب کے ایک سابقہ ایم ایں اے کے ارشادات عالیہ ہیں، موصوف نے اپنی سیاسی پارٹی کے قائد کے استقبال کے لیے جانے والوں کو جنت میں جانے کی بشارت دے ڈالی، اس سے بڑھ کر خوشامد اور کیا ہوگی۔ ہمارے نظام میں پستی کی کوئی انہتائیں ہے۔

قیادت کی سلیکشن تو کر لی جاتی ہے لیکن اس کا نتیجہ یہ سامنے آتا ہے کہ ملک کی گال ہو کر انٹریشنل بھکاری بن جاتا ہے، ذہانت کا قحط پڑ جاتا ہے، نالائق اور ایورج لوگ پورے سسٹم پر قابض ہو جاتے ہیں، یوں ریاست ترقی سے کسوں دور ہو جاتی ہے۔ جو ملک، اپنی قیادت کے چنان میں بلکی بھی لغزش کرتے ہیں۔ وہ بھی، کسی حال میں ترقی نہیں کر سکتے۔ اس انجام سے بہر حال کوئی مفر نہیں ہے۔ عوام اور ووٹر کو ان حقائق سے لعلم رکھنے کے لئے مذہب کا استعمال کیا جاتا ہے۔ پچ بولنا مشکل بنا دیا جاتا ہے۔ طالبان کے جن کو ہم نے خود بوتل سے نکلا۔ جب وہ جن کنٹرول سے آزاد ہو کر ہمارے اپنے بچوں کو کھانے لگ گیا تو ہوش آیا ہے، شاید اب بھی پورا ہوش نہیں آیا۔ کیا کوئی یہ پوچھنے کی جسارت کر سکتا ہے، کہ حضور! جن کو بوتل سے نکالتے وقت اسے بوتل میں دوبارہ بند کرنے کا فارمولہ بھی تیار کھانا تھا لیکن جواب دی کون کرے اور کہاں سے ابتداء کرے؟ اس وقت سیاسی ماحول پر بات کرنا ضروری ہے۔ کسی کو اب تک یہ پتہ نہیں چل رہا کہ ایکشن میں سیاسی حریف کون کون ہیں۔ ووٹر کس سیاسی جماعت کو دوسرا جماعت پر فوکیت دینے گے، کیونکہ چوائیں نظر نہیں آ رہی ہے، اس وقت قومی سیاسی پارٹی کوئی نہیں ہے، سب علاقائی پارٹیوں کا روپ دھار چکی ہیں۔ سندھ میں پیپلز پارٹی کس کے خلاف ایکشن لڑے گی؟ دیہی نشتوں پر تو ان کی برتری قطعی ہے۔ سندھ میں پیپلز پارٹی با آسانی حکومت بنالے گی۔ کراچی میں ایم کیوائیم کے مقابلے میں بھی کوئی مضبوط فریق موجود نہیں ہے، جماعت اسلامی میں اتنا دخشم نہیں رہا۔ پھر سوال تو موجود ہے کہ سندھ میں پیپلز پارٹی اور ایم کیوائیم کس سیاسی بیانے کے خلاف ایکشن لڑیں گی۔ خبر پختونخوا میں ذرا میری رہنمائی فرمادیت ہے۔ وہاں اے این پی پیشوی میٹ کے شہری علاقوں میں مضبوط ہے۔ دیہی علاقوں میں مولانا کا ووٹ بنک زیادہ ہے۔ پھر کون سا ایکشن؟ نتیجہ سب کو معلوم ہے۔ بلوچستان میں جو ”بپ“ کے سائے تلے آ گیا، وہ جیت گیا۔ ویسے ایک خیال لکھتے لکھتے ذہن میں آ یا۔ میں نے طویل عرصہ بلوچستان میں گزارا ہے، وہاں کے اندر ورنی خلف شاہ کو سمجھتا ہوں لیکن یہ بلوچستان کی محرومی کا کیا قصہ ہے، اس کی سمجھ نہیں لگ سکی؟ آ جکل تو وزیر اعظم پاکستان، چیف جسٹس آف پاکستان، سینیٹ کا چیئرمین، وفاقی وزیر داخلہ سب کا تعلق بلوچستان سے ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ اسلام آباد پہنچ کر بلوچستان کے قائدین اپنے صوبے کے معاشرتی نظام میں تبدیلی لانے کے کسی عمل کو پسند نہیں کرتے۔ لہذا احسان محرومی کا منتر پڑھا جاتا رہے گا۔ پاکستان کی ہر حکومت نے بلوچستان کے لیے کیش سرما یہ فراہم کیا، لیکن تبدیل کچھ بھی نہیں ہوا۔

ذریعہ بخاب کے سیاسی حالات کی طرف آئی۔ مسلم لیگ (ن) کو پورا سسٹم سپورٹ کر رہا ہے۔ مسلم لیگ کے قائد تو اپنے آپ کو ایکشن سے قبل ہی چوتھی مرتبہ وزیر اعظم قرار دے چکے ہیں۔ مگر ذرا سوچیں، بخاب میں مسلم لیگ (ن) کا سیاسی حریف کون ہے؟ جناب کوئی بھی نہیں۔ پیٹی آئی کے سر کردہ لوگ تو مقدمے اور گرفتاریاں بھگلت رہے، ایکشن کون لڑے گا۔ رہگئی پیپلز پارٹی اور دیگر سیاسی جماعتیں، ان کا بخاب میں ووٹ پینک نہ ہونے کے برابر ہے۔ پھر بخاب میں (ن) لیگ کس کے مقابلے میں ایکشن لڑے گی؟ نتیجہ واضح ہے۔

اس میں کوئی دوسرا رائے نہیں کہ آج بھی پورے ملک میں ووٹ بینک صرف ایک جماعت کا ہے۔ تحریک انصاف کا ملک کے ہر علاقے میں موثر ووٹ بنک موجود ہے۔ چیزیں پیٹی آئی کے بیل جانے سے اس جماعت کا ووٹ بینک حیران کن حد تک بڑھا ہے۔ تحریک انصاف آج بھی ملک کی مضبوط سیاسی قوت ہے۔ اس وقت تحریک انصاف کے قائدین اور وکرمانوں سے گزر رہے ہیں، جن میں حوصلہ کم تھا وہ سیاست سے الگ ہو کر خاموش ہو گئے ہیں، باقی پر لیں کانفرنس کر کے کسی اور پارٹی کا رخ کر رہے ہیں، میرا خیال ہے، عوام بھی ان پر لیں کانفرنسوں کو سیریں نہیں لے رہے، البتہ حیران ضرور ہوتے ہیں کہ جیسے ہی ایک سیاستدان یا سابق رکن اسsemblی جس پر کئی مقدمات درج ہیں۔ وہ پندرہ منٹ کی پر لیں کانفرنس کے بعد مکمل پاک صاف ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد کوئی مقدمہ نہ وارثت نہ کوئی کورٹ کچھری۔ معاشی بر بادی، دہشت گردی اور عالمی تہائی کا سارا ملبہ پیٹی آئی حکومت پر ڈال کر یہ کہنا ہے کہ اس کے بعد خیر ہی خیر ہے۔ ذرا سوچیے کہ جنہوں نے اٹھارہ ماہ حکومت کی، معیشت میمعشت مستحکم ہونے کے مزید تنزلی کا شکار ہوئی، کیا وہ پارٹیاں اور ان کے قائدین میں اتنی صلاحیت و ذہانت موجود ہے کہ انہیں دوبارہ اقتدار دیا جائے تو وہ معیشت بحال کر دیں گے، انہیاں سندی اور دہشت گردی کا خاتمه کر دیں گے۔ صاحبان! کچھ بھی درست نہیں ہو رہا اور پھر یہ اعلان کہ ہم سب کچھ ٹھیک کر دیں گے، ایک سیاسی نعرے کے سوا کچھ بھی نہیں؟